سوال

(502)امت کی طرف سے قربانی کا ذکر

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

جس حدیث پاک میں حضورﷺ کی ایک قربانی امت کی طرف سے کرنے کا ذکر ہے اس میں یہ صاف ذکر ہے کہ یہ قربانی میری امت کے ان افراد کی طرف سے ہے جو قربانی کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اس سے صاف ظاہر ہے اس میں صرف ایسے افراد ہی شامل ہوتے ہیں جو اُس وقت زندہ تھے اور قربانی کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ رہی دوسری حدیث جس میں حضورﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپﷺ کی طرف سے قربانی کرنے کےلیے وصیت کا ذکر ہے تو اس کی رو سے وصیت شرط ہے۔ تو پھر کیا وصیت کی عدم موجودگی میں بھی میت کی طرف سے قربانی کی جا سکتی ہے؟ (سائل) (۱۱۔ اپریل ۲۰۰۸ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نبیﷺ نے جو قربانی کی تھی وہ امت کے تمام افراد کی طرف سے تھی۔ عدم استطاعت کی قید حدیث میں موجود نہیں۔ حدیث کے الفاظ 'وَعَمَّن لَم یُضَحِّ مِن اُمَّتِی' سب کو شامل ہیں چاہے کسی کو استطاعت ہو یا نہ ہو، اور چاہے وہ موجود ہو یا فوت شدہ۔ جس طرح کہ 'وَعَن مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ' سب افراد امت کو شامل ہے۔ انہی الفاظ سے شارحین حدیث کا استدلال ہے کہ قربانی واجب نہیں۔ کیوں کہ 'وَعَمَّن لَم یُضَحِّ' بلا استثناء سب کو شامل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ فوت شدہ کی طرف سے مطلقاً قربانی ہو سکتی ہے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ ''غنیة الالمعی'' میں ہے جس کا ماحصل یہ ہے:

'اِنَّ قَولَ مَن رَخَّصَ فِی التَّضحِیَّةِ عَنِ المَیِّتِ مُطَابِقٌ لِلاَدِلَّةِ وَلَا دَلِیلَ لِمَن مَنَعَهَا وَقَد ثَبَتَ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُضَحِّی بِکَبشَینِ اَحَدُهُمَا عَن نَفسِهٖ وَاَهلِ بَیتِهٖ وَالآخَرُ عَن اُمَّتِهٖ مَن شَهِدَ لَهٗ بِالتَّوحِیدِ وَشَهِدَ لَهٗ بِالبَلَاغِ وَمَعلُومٌ اَنَّ کَثِیرًا مِن اُمَّتِهٖ قَد کَانُوا تُوُفُّوا فِی عَهدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ فِی اُضحِیَّتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ الاَحیَاءُ وَالاَموَاتُ کُلُّهُم وَالکَبشُ الوَاحِدُ الَّذِی یُضَحِّی بِهٖ عَن اُمَّتِهٖ کَمَا کَانَ لِلاَحیَاءِ کَذٰلِکَ کَانَ لِلاَموَاتِ مِن اُمَّتِهٖ بِلَا تَفرِقَةٍ وَلَم یَثبُت اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَصَدَّقُ بِذٰلِکَ الکَبشِ کُلِّهٖ وَلَا یَاکُلُ مِنهُ شَیئًا اَو کَانَ یَتَصَدَّقُ بِجُزءٍ مُعَیَّنٍ بِقَدرِ حِصَّةِ الاَموَاتِ بَل قَالَ اَبُورَافِعٍ: 'اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یُطعِمُهَا جَمِیعًا المَسَاکِینَ وَیَاکُلُ هُوَ وَاَهلُهٗ مِنهُمَا' رَوَاهُ اَحمَدُ وَکَانَ دَابُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ یَاکُلُ مِنَ الاُضحِیَّةِ هُوَ وَاَهلُهٗ وَیُطعِمُ مِنهَا المَسَاکِینَ وَاَمَرَ بِذٰلِکَ اُمَّتَهٗ وَلَم یُحفَظ عَنهُ خِلَافُهٗ فَاِذَا ضَحَّی الرَّجُلُ عَن نَفسِهٖ وَعَن بَعضِ اَموَاتِهٖ اَو عَن نَفسِهٖ وَعَن اَهلِهٖ وَعَن بَعضِ اَموَاتِهٖ فَیَجُوزُ اَن یَاکُلَ هُوَ وَاَهلُهٗ مِن تِلکَ الاُضحِیَّةِ وَلَیسَ عَلَیهِ اَن یَتَصَدَّقَ بِهَا کُلِّهَا نَعَم اِن تَخُصَّ الاُضحِیَّةُ لِلاَموَاتِ مِن دُونِ شَرِکَةِ الاَحیَاءِ فِیهَا فَهِیَ حَقٌّ لِلمَسَاکِینِ کَمَا قَالَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ المُبَارَکِ. انتهی (المرعاة: ۲/۳۵۸، ۳۵۹)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:379

محدث فتویٰ